THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۴ نبوی [نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع

تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

مسلمانوں میں سے جو شخص ساٹھہ روپیہ سالانہ پیشگی بطور چندہ دے وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں ممبر متصور ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی' اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

ممبروں کو بلا قیمت یہہ پرچہ ملیگا اور اُن کو اُس کی تقسیم کا بھی بلا قیمت جسکو وہ چاہیں اختیار ہوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

تہذیب الاخلاق

اس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے فرضکہ تمام خط و کتابت بابت اس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپہ ہوتے ہیں اور اس سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۳۱

حدیث تشبہ

خط

زید مجدکم

جناب مخدوم مکرم مولانا سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی

تسلیم کے بعد گذارش ہی کہ حدیث شریف من تشبہ بقوم فہو منہم کے معانی اور مراد میں لوگوں کو نہایت اختلاف ہی کوئی کچھہ کہتا ہی کوئی کچھہ کہتا ہی پس واسطے حصول اطمینان اور تنقیح مراد حدیث کے ضرور ہوا کہ اُس کا مورد تحقیق کیا جائے تاکہ مراد صحیح لفظ تشبہ کی معلوم ہوجاوے لہذا بعد نیاز خدمت عالی میں گذارش ہی کہ ارشاد ہو کہ اس حدیث کا مورد کیا ہی اور لفظ تشبہ سے کس امر میں تشبیہ مقصود ہی زیادہ نیاز و تسلیم *

آپ کا خادم

ح

جواب

یہہ حدیث ابو داود نے باب ما جاء فی الا قبیۃ میں نقل کی ہی اور اُس کے الفاظ یہہ ہیں "حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا ابو النضر عبدالرحمن ابن ثابت نا حسان بن عطیۃ عن ابی منیب الجرشی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من تشبہ بقوم فہو منہم" *

اول تو مجھکو یہہ بیان کرنا چاہیئے کہ یہہ حدیث ثابت نہیں ہی نہ روایۃ اور نہ درایۃ — روایۃ تو اِس لیئے ثابت نہیں کہ جو سند اس حدیث کی بیان ہوئی ہی اُس سے اتصال سند کا رسول خدا صلعم تک ثبوت نہیں ہی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہیں اُن سے یہہ بات لازم نہیں ہی کہ حسان اور ابی منیب اور ابن عمر کے درمیان میں اور کوئی راوی تہو پس جب کہ سلسلہ روات غیر ثابت ہی تو وہ حدیث فی نفسہ ثابت نہیں ہی *

اور درایۃ ثابت نہونے کی بہت سی دلیلیں ہیں ایک یہہ کہ راوی نے مورد حدیث بیان نہیں کیا اور لفظ تشبہ کا جو حدیث میں واقع ہی مورد حدیث کے نہ معلوم ہونے سے کسی حکم مدلولی یا استنباطی یا قیاسی کا فائدہ نہیں دیتا پس مورد اِس حدیث کا تحقیقاً معلوم نہیں ہی اور نہ معلوم ہوسکتا ہی ہاں اگر اِس حدیث کو ثابت تسلیم کرلیا جاوے تو قیاساً اُس کا مورد قرار پاسکتا ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا *

دوسرے یہہ کہ لفظ "قوم" جو اِس حدیث میں ہی وہ بھی کسی نتیجہ کا فائدہ نہیں دیتا — کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم کے مشابہ بننا کسی نتیجہ شرعی کو مفید نہیں ہی — ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے تئیں قوم ایران اور قوم پٹھان کے مشابہ کرلیا اور یہہ بھی تسلیم کیا کہ لوگوں نے اُس کو ایرانی یا پٹھان سمجھا مگر پھر اُس سے نتیجہ کیا ملی علی ہذا القیاس ایک ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی یا رومی یا انگریزی پوشاک پہن کر اپنے تئیں مشابہ اُن قوموں کے بنایا اور لوگوں نے بھی اُس کو اُسی قوم کا سمجھا تو پھر اُس سے نتیجہ شرعی کیا نکلا *

تیسرے یہہ کہ تشابہ ایک قوم کا دوسری قوم سے بلاشبہ زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہی مگر خود رسول خدا صلعم نے یورپ کی قوم کا اور خاص رومن کیتھلک میں جو مروج تھا وہ لباس پہنا ہی — مشکوٰۃ میں بخاری و مسلم سے یہہ حدیث موجود ہی کہ "ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین" جبہ رومیہ بطور چغا یا جبہ کے ایک قسم کا لباس ہی تنگ آستینوں کا جو اب بھی رومن کیتھلک کے پادری پہنتے ہیں اور خاص پادریوں کی پوشاک ہی *

رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تمام یورپ اور شام میں رومی عیسائیوں کی سلطنت تھی جو پوپ کے تابع تھی اِس لیئے تمام یورپ کی قوموں کو زبان عرب میں رومی کہتے تھے جیسا کہ قران مجید میں بھی ہی "الم غلبت الروم" اور وہ سب رومن کیتھلک تھے اور جبہ رومیہ خاص اُن کی پوشاک تھی *

بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے یہودیوں کی پوشاک بھی پہنی ہی جیسا کہ حدیث مغیرہ میں ہی "فتوضأ و علیہ جبۃ شامیۃ" (صفحہ ۸۶۳) اور جبہ شامیہ خاص یہود کا لباس تھا جو اب تک اُن کے ربیوں کا لباس ہی *

مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے خاص آتش پرستوں کا بھی لباس پہنا ہی جیسا کہ حدیث عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر میں ہی "فاخرجت الی جبۃ طیالسیۃ کسروانیۃ" (ص ۱۹۰ — جلد ۲) اور یہہ وہ جبہ کسروانی ہی جو ہر وقت وہ آپ پہنے ہوئے تھے *

پھر جب بخاری کھولتے ہیں تو بسم اللہ کے بعد ہی یہہ عبارت پڑھتے ہیں "کتاب اللباس باب قول اللہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوا و اشربوا والبسوا (اے ماطاب لکم) و تصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ و قال ابن عباس

قل ماشئت والبس ماشئت ما اخطاءتك اثنتان سرف او مخيلة " پس هم ان روايتوں سے کسي قسم کي پوشاک پهننے سے ممنوع نهيں معلوم هوتے تو لفظ تشابه کو مشابهت زي و لباس پر بهي حمل نهيں کرسکتے *

چوتهے يهه که تمام مسلمان اور صحابه اور خود جناب رسول خدا صلعم اور کفار عرب ايک سا هي زي و لباس رکهتے تهے اور دونوں قوميں جو باعتبار مذهب کے دو تهيں بالکل ايک دوسرے کے مشابه تهيں اور کوئي تفرقه کفار اور اهل اسلام ميں تميز کا قايم نهيں کيا گيا تها تو پهر من تشبه بقوم فهو منهم کے کيا معني — کيا عقل سليم اس بات کو قبول نهيں کرتي که اگر جناب رسول خدا صلعم لندن ميں يا جرمن و اشيا ميں پيدا هوئے هوتے تو اُن کا لباس ويسا هي هوتا جيسا که اُن ملکوں کے لوگوں کا هی پس تشابه قومي سے کيا نتيجه شرعي پيدا هو سکتا هی *

پانچويں يهه که لفظ تشبه اور منهم سے خواه اُن کے کامل معني مراد لو يا ناقص اور قوم کے معني حقيقي بهي چهوڑ کر اُس کے فرضي معني يعني ايک مذهب کے لوگ لو تو بهي حديث کے معني درست نهيں هوسکتے کيا ادني مشابهت سے مثلاً کهوڑي بالکل لباس سے يا جوتے و چوٹ پر چڑهنے سے يا بالکل پوري ظاهري مشابهت کو ليلنے سے باوجود اقرار توحيد و رسالت کے آدمي کافر هو جاتا هی حاشا و کلا پس اصل يهه هی که يهه حديث رواية اور درايتاً دونوں طرح پر مردود هی *

بالفرض اگر هم اس کو صحيح مان ليں تو همکو ضرور اسکا مورد تلاش کرنا هوگا کيونکه بغير مورد تحقيق کيئے اور مابه‌التشبه قرار ديئے اس کے معني قايم نهيں هو سکتے مگر جو که خود حديث ميں ان دونوں ميں سے کوئي بهي مذکور نهيں هی تو جو کچهه قرار ديا جاويگا وه صرف قياسي هوگا جو هر شخص اپني سمجهه کے موافق اُس کا مورد يا مابه‌التشبه جو در حقيقت دونوں ايک هيں قرار ديگا *

بعض عالموں نے مشابهت سے مشابهت في خصوصيات الدين مراد لي هی مثلاً زنار پهننا يا صليب رکهنا يا ٹيکه لگانا يا اعياد کفار کو بطور عيد اختيار کرنا يا اُس ميں شريک هونا — اگرچه يهه رائيں کسي قدر عمده معلوم هوتي هيں مگر ميں اُن کو پسند نهيں کرتا اور نه حديث کي يهه مراد قرار ديتا هوں اس ليئے که ميرے نزديک تحقيقات سے يهه بات ثابت هی که جو شخص لااله الاالله محمدرسول‌الله پر دل سے يقين رکهتا هی اُس کا کوئي فعل مع يقين مذکور کے اُسکو کافر نهيں هوسکتا پس اگر اُس قول پر جس پر ايوجهل کي نجات منحصر تهي اُس کو يقين هی تو گو وه کسي قوم کے ساتهه تشابه کرے و او في خصوصيات الدين و شعايرالکفر کالزنار والصليب والاعياد وه کافر نهيں هوسکتا — کيا هم ديوالي دسهره ميں اپنے هندو دوستوں سے اور نو روز ميں اپنے پارسي دوستوں سے اور بڑے دن ميں اپنے عيسائي دوستوں سے ملکر اور معاشرت و تمدن کي خوشي حاصل کرکر کافر هو جاوينگے نعوذ بالله منها اگر در حقيقت همارا مذهب اسلام ايسا هي بودا هی تو بکرے کي ما کب تک خير منائيگي ايک نه ايک دن اُس کو ذبح هونا هی *

حقيقت يهه هی که اس حديث کا جس کو ميں آينده سے قول کهونگا کيونکه ميرے نزديک اس کا حديث هونا ثابت نهيں هی کوئي صحيح مورد بجز ايک کے وه بهي قياساً قرار نهيں پاسکتا اور وه مورد صرف اژدهام هی يعني جس حالت ميں صرف اژدهام واقع هو اور مختلف قوموں کے مردے گڈ مڈ هو جاويں تو حکم من تشبه بقوم فهو منهم کا جاري هوگا يعني لاشوں ميں جو لاش جس قوم کے مشابه هوگي وه اُسي قوم کي شمار هوگي اور اُس کي تجهيز و تکفين اُسي طرح کي جاوديگي در مختار ميں لکها هی که مسلمانوں کي لاش پهچاننے کي چار علامتيں هيں خضاب اور سياه لباس اور حلق عانه اور ختنه ميں سمجهتا هوں که صرف اژدهام کے جس قدر احکام همارے هاں کي کتب فقه ميں مندرج هيں وه اسي قول کي بنا پر هيں پس ميري دانست ميں يهي مورد اس قول کا اور يهي مراد اس قول کي هی و بهذا اعتقادي و علی هذا عملي والسلام *

راقم
سيد احمد

نمبر ۱۴۰

سخاوت و گدائي

لفظ سخاوت کے معني رحم کرنا مفلس اور عاجزوں پر اور اُنکي مدد کرنا هی برخلاف اس کے اس زمانه ميں هم لوگ محض نادانی کے سبب مفلس اور عاجزوں کي عوض اچهے تندرست جوان اور موٹے لڈوں کو خيرات ديتے هيں اور نهيں جانتے که خيرات کن کا حق هی اور کن کو ديني چاهيئے باوجوديکه هم اپني آنکهوں سے ديکهتے هيں که اسونت کے فقيروں ميں سيکڑوں بلکه هزاروں لچے شهدے کنجيرے بهنگيڑے افيوني شرابي جواري چورتے دغاباز زاني فاسق اور هر طرح کے بدکار و نالايق علاوه اُس کے موٹے تازے کم سن توانا بهلے چنگے اور

مضبوط ہیں جو بشرہی محنت کرکے اپنا قوت پیدا کرسکتے ہیں تسپر بھی ہم اُنہیں کو خیرات دیتے ہیں یہہ نہایت نامناسب اور ٹہیک ٹہیک ایسا ہی ہے بلکہ ایسا کرنا دیدہ و دانستہ کنوئے میں گرنا ہی یعنی اچھے حرام خور مجہول الطبع و ناکارے لوگوں کو کسی طرح کی مدد کرنے سے ہم اُن کو زیادہ سست نکمے اور خراب کرتے ہیں (یعنی جب اُن کو کسی نے پیسا کسی نے کپڑا اور کسی نے کہانا دیا تو پھر وے سب طرح سے بے فکر ہوئے اور اُن کو اپنی بدکاریوں اور ہر قسم کے گناہ کے کاموں میں مشغول ہونے کی تقریب ملی پھر کس لیئے وے محنت کریں اور جنجال میں پڑیں) اور ہم اپنے تئیں آپ ایسا کرنے سے گنہگار بناتے ہیں حق داروں کا حق تلف کرتے ہیں اور ثواب کے بدلے پاپ بٹورتے ہیں *

بے شک سخاوت بہت اچھی چیز اور نیکی کا کام ہی بشرطیکہ اُس کے حقداروں کو دی جاوے اور معقول اور مناسب کاموں کے لیئے استعمال میں آوے لازم ہی کہ اس کام کے لیئے ہر شہر میں ایک ایک مجلس معین ہووے اور چندا کرکے محتاجوں کے لیئے مکان بنائے جاویں اور بلا قید مذہب کے جو شخص محتاج اور ناقابل محنت پائے جاویں اُنہیں وہاں رکہیں اور اُنکی پرورش کی جاوے جو تونگر یا غریب جو کچھہ خیرات دیا چاہے سو مجلس مذکور کے پاس بہیجدیوے اور شہر میں منادی ہو جاوے کہ کوئی شخص کسی مانگنہار بہکاری کو کچھہ نہ دیوے اس صورت سے البتہ سخاوت اُس کے حقداروں کو پہنچیگی اور اُس کا اجر بہی بلاشبہہ حاصل ہوگا خیرات کے مستحق وے ہی ہیں کہ جو کسی وجہہ سے اپنی معاش پیدا نہیں کرسکتے جو لوگ کہ محنت و مشقت سے اپنی روزی پیدا کرسکتے ہیں چاہیئے کہ وے جو کام و خدمت میسر آسکے یا جو ہنر و پیشہ کرسکتے ہوں سو کرکے اپنی اوقات بسر کریں *

اب ہم اپنے ہم مذہب بہائیوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اسوقت میں علی الخصوص مسلمانوں کو اصلاح کا سخت موجب ہی اسلیئے کہ ہزارہا مسلمان بے غیرتی اور بے شرمی سے دربدر اور دہ بدہ بہیک مانگتے پہرتے ہیں جس لیئے اور قومیں ہمکو نہایت حقیر سمجہتی اور مطعون کرتی ہیں لہذا لازم ہی کہ ہمارے رئیس و امیر اور رفاہ ہمراہ اپنی قوم کی حقارت و خجالت دور کریں اور اُس کی ترقی کے لیئے اس بات کا اہتمام کریں *

ماسوا اس کے لوگ سمجہتے ہیں کہ اور بہت سی نیکی کے کام لایق سخاوت کے ہیں چنانچہ سرائیں بنوانا مسجدیں تعمیر کرنا کنوئے کہدوانا غریبوں کو پیسا دیکر بسم اللہ شریف پڑہوانا کسی کے لڑکے لڑکی کی شادی کردینا وغیرہ فرض کیا کہ یہہ سب کام اچہے ہیں اب غور کیا چاہیئے کہ اُن سے زیادہ تر ضرورت کا اور بہی کوئی کام ہی یا نہیں اور اگر ہی تو کیا ہی حال میں ہمارے یہاں علم کی نہایت ضرورت ہی اور علم وہ ہی ہی کہ جس سے دین اور دنیا دونوں حاصل ہوتے ہیں جس کی خامی کے لیئے ہم اور قوموں کی نظروں میں وحشی اور بے قدر دکہائی دیتے ہیں بلکہ بعضے وقت وے ہمکو اِس سبب ملامت بہی کرتے ہیں اور ہم کو بسبب لاچاری کے اُن کی ملامت اور طعنے سننے پڑتے ہیں اور لاجواب ہوکر خاموش ہی رہنا ضرور ہوتا ہی پس اس حالت میں بہی اگر ہم اپنے ہم مذہب بہائیوں کی مدد نہ کریں اور اُنکے ہمراہ آپ بہی بے غیرتی اور بے شرمی سے لوگوں کے انگشت نما بنیں تو جاے افسوس ہی *

اب اے صاحبو یہہ بات کل اہل اسلام پر فرض عین ہی کہ برخلاف گذشتہ اپنے خام خیالوں کو بالکل دل سے دور کرکے ہر اعلی و ادنی اس امر میں کمر ہمت کی باندھہ حتی الامکان سعی و کوشش فرماوے اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر تامقدور مدد کرنے میں دریغ نہ کرے کہ اس سے بہتر سخاوت اور کارخیر کوئی نہیں ہی *

راقم
منشی غلام محمد مترطن بنبئی

نمبر ۱۳۱

مراسلات

مکرمی مولوی مہدی علی صاحب سلمہ

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارہ دل من
دل من داند و من دانم و داند دل من

آپ کی فصیح بلیغ تحریروں کو میں نے دیکہا آپکی استعداد کی کیا تعریف ہوسکے آپ کی لیاقت کا اظہار کون کرسکے مگر نہایت بہتر ہوتا کہ آپ کی تحریریں معترضانہ اور دنیاوی تہذیب ہی پر ختم ہوتیں اور مذہبی عقاید پر آپ توجہہ نہ کرتے بہائی میرے یہہ راہ باریک ہی اور رات تاریک ایسی تیزی سے چلنا دانشمندی کے خلاف ہی *

مہدی مشتاب ایں رہ دین است نہ صحراست
ہشدار کہ رہ بر دم تیغ ست قدم را

بارہ سو برس کی عمارت کو گرانا اور نئی بنیاد ڈالنا اور اسلام کی تصویر مٹانا عقل کے بہی تو خلاف ہی اگر بے پابندی اسلام کے آپ نیا

ہیں قایم کریں ہمکو کچھہ عذر نہیں مگر اسلام اسلام اسلام کی ہمدردی کا جب آپ نام لیتے ہیں تب تو ہمارے بدن پر لرزہ ہوتا ہی اور تعجب کرتے ہیں کہ کیا اس ہزار برس کے عرصہ میں کوئی بھی اسلام سے واقف نہوا کسی کو حقیقت اسلام کی معلوم نہوئی کہ آپ اُسکی اصلاح پر مستعد ہیں بھو اگر بقول آپ کے جو اپنے دوست کو خط میں لکھا ہی عربی عمامہ سرپر ہوتا اور اونچے ٹخنہ کا پاپجامہ تو بھی کوئی آپ کی بات سنتا وضع کرسٹانی و دعوی مسلمانی ہیہات ہیہات شیطان کے وجود سے انکار کرنا شق القمر کا منکر ہونا اجماع کو نہ ماننا کتے کی طرح کہڑے ہوکر موتنا اصحاب کو برا کہنا سلف صالح کو اچھا نہ جاننا مسلمانوں کو پاجی نالایق کہنا اماموں کو صنم و بت بنانا علما کو مکار و دغا باز کہنا ہی اگر نشانیاں اسلام کی ہیں تو سلام ایسے اسلام کو * — گر ولی این ست لعنت بر ولی

حضرت نہ محتسب ہی جسکے درہ کا خوف ہو نہ قاضی ہی جسکے فتوں سے دار کا ڈر ہو آزاد گورنمنٹ کی حکومت ہی ورنہ اس آزادی سے بک بک کرنے کی کیفیت معلوم ہوتی اب تک کب کی آزادی دنیا سے آپکو حاصل ہوگئی ہوتی آپکو بڑا ناز مدرسۃ العلوم پر تھا مگر اخبارالاخیار لکہنؤ نے آپ لوگوں کی فریب دہی جو مسلمانوں کو دے رہے تھے ثابت کردکھایا اور مدرسہ ایمانیہ جاری کردیا آگرہ اخبار میں بھی آپ لوگوں کی خوب خبر لی کانپور کے مشہور دیندار عالم کے نام سے تو آپ کے بدن پر لرزہ پڑتا ہوگا جبکہ یہاں تک آپ لوگوں کی ذلت کی نوبت پہونچ چکی تو باز نرہنا وہی آزادی ہی جسکو سب بیحیائی کہتے ہیں اگر آپ مسلمان نہوں تو آپ اشتہار دیدیں یا مسلمانوں کیسے عقیدے رکہو ورنہ قیامت کے دن سب حال کہل جاویگا اور اپنے کیئے کو روئیے خوب آپ یقین کرلیں نہ اب آپ کا مدرسۃ العلوم چلے گا نہ فریب دہی مسلمانوں کی اس سے بہتر ہی کہ آپ مذہبی تحریروں سے باز رہیئے بدعت کے موجد نہ ہوجیئے ورنہ ناحق کوئی جلا ہوا مسلمان کچھہ کربیٹھے تو سب خیر خواہی اسلام کی معلوم ہو جلے ہوئے بڑے ہوتے ہیں یہہ تو بتاؤ کہ تمکو ان باتوں میں کیا لطف ہی اگر تمہارے خیال دین کی نسبت اچھے رہتے تو تم حقیقت میں بڑے کام کے آدمی تھے لیکن ہمارکوں کی بدنصیبی ہی کہ تم سے لوگ بہت بگڑتے جاتے ہیں والسلام علی من اتبع الہدی فقط *

اگر آپ تہذیب الاخلاق میں اس خط کا جواب چھپوادینگے تو میری نظرسے گذر جاویگا *

راقـــــم
مظہرالحق

مخدومی مدظلہم

سلامی چو الفاظ تو درفشان * سلامی چو اخلاق تو مشکبو

عرض کرتا ہوں قبول ہو — میں نے آپکا خط پایا مشکور ہوا آپکا شکر کیا سبحان اللہ کیا خوب خط لکھا ہی جسکے ہر فقرہ پر دل قربان ہوا جاتا ہی *

خطت می بینم و گرد سواد نامہ می گردم
فدائے جنبش آں دست و طرز خامہ می گردم

آپ نے جو نصیحت مذہبی تحریروں سے باز رکھنے کی فرمائی سب سے اول میں اُس کا شکر کرتا ہوں مگر افسوس ہی کہ آپ کی اِس آرزو کو پوری نہیں کرسکتا میںنے قران مجید میں پڑھا ہی لا تطع المکذبین ودوا لو تدھن فیدھنون اس لیئے عزت کی خواہش اور مسلمانوں کی دلجوئی اور طعن و ملامت سے بچنے کی آرزو مجھے سچ کہنے اور حق لکہنے سے باز نہیں رکھہ سکتی نہ مداہنت ترک چھوڑنی تعریف کی تمنا میرے دل میں پیدا ہوسکتی ہی *

برو بکار خود اے واعظ این چہ فریاد است
مرا فتادہ دل از رہ ترا چہ افتادست
بکام تا نرساند مرا لبش چون نے
نصیحت ہمہ عالم بگوش من بادست

آپ لکھتے ہیں کہ رات تاریک ہی اور راہ باریک تیزی سے چلنا اچھا نہیں میں بھی جانتا ہوں کہ رات تاریک ہی اور راہ باریک لوگوں کو ٹھوکریں کھاتا اور منہہ کے بل گرتا ہوا دیکھتا ہوں اسیواسطے روشنی دکھانے کے لیئے جلدی کرتا ہوں تاکہ خدا کے نظم کی روشنی پھیلے اور تاریکی جاتی رہے ڈر تو اُس وقت ہوتا کہ بے روشنی کے چلتا پس بڑائی میرے اندھیاری رات اور تنگ راہ میں بے روشنی کے چلنا دانشمندی سے بعید ہی نہ روشنی دکھانے کے لیئے تیزی کرنا *

آپ لکھتے ہیں کہ تم بارہ سو برس کی عمارت کو گراتا اور اسلام کی تصویر کو مٹاتا چاہتے ہو یہہ آپ کی لطیفہ گوئی ہی جس کو سن کر آپ کی سی طبیعت والے چند قہقاہ قاہ ہنسینگے مگر نہ میں بارہ سو برس کی عمارت کو گراتا ہوں نہ اسلام کی تصویر کو مٹاتا بلکہ اُن بوسیدہ دیواروں اور بد نما جھونپڑوں کو جو خدا کے گہر کے ارد گرد لوگوں نے ڈال رکھے ہیں اور جس کے سبب سے خدا کی بنائی عمارت کی خوبی چھپ گئی ہی گرانے کی آرزو رکھتا ہوں اور اُن تصویروں کو جو لوگوں نے بنا رکھی ہیں مٹانا چاہتا ہوں

مراسلات

آپ ہی فرماویں کہ کیا یہہ تصویریں جن کی آپ پرستش کر رہے ہیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں یا آپ کو خدا تک پہونچا سکتی ہیں آخر بتائیئے تو یہہ کیا ہیں ما ھذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون اگر یہہ تصویریں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں تو آپ کیوں اُن کو بغل میں لیئے پھرتے ہو اور کیوں اسلام کی اصلی تصویر کو مٹاتے ہو کیوں ان بد نما مورتوں سے اپنے دل کے کعبہ کو بتکدہ بنا رکھا ہی مالکم کیف تحکمون *

پھر آپ لکھتے ہیں کہ میں کسی کو متقدمین میں سے اسلام سے واقف نہیں جانتا یہہ آپ کی غلطی ہی میرے نزدیک کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا جس میں اسلام کی خوبیوں کے ظاہر کرنے والے نہ گذرے ہوں اور جنہوں نے تقلیدی اسلام کو برا نہ کہا ہو اسی واسطے میں اس بات پر آمادہ ہوا ہوں کہ آپ لوگوں کو دکھاؤں کہ کتنے لوگ اسلام کی حقیقت جاننے والے گذرے ہیں اور تقلیدی علما نے اُن کی باتوں کو ویسا ہی چھپا رکھا ہی جیسا کہ ابر آفتاب کو چھپا دیتا ہی *

آپ کا یہہ خیال کہ عربی عمامہ اور اونچے ٹخنے کا پاجامہ خلایق سے مطلب نکالنے کا وسیلہ ہی سچ ہی مگر فریب و دغا سے دنیا کمانے کے لیئے نہ سچائی و صفائی سے دین کی باتوں کو پھیلانے کے واسطے خیال شیطانی و دعوی مسلمانی افسوس برین مسلمانی *

اور آپ نے ایک خرافات کے ساتھ اصحاب کے برے کہنے سلف صالح کو اچھا نہ جاننے وغیرہ باتوں کو میری طرف منسوب کیا ہی اسلیئے مجھے بہ مجبوری کہنا پڑا کہ انا بری مما تقولون حاشا وکلا کہ میں اصحاب کو برا کہتا ہوں یا سلف صالح کو اچھا نہ جانتا ہوں میں اُن کو بزرگان دین اور پیشوایان اسلام سمجھتا ہوں ہاں تمہاری طرح اُن کو معصوم و رسول نہیں سمجھتا ہوں سوائے اس بات کے باقی اُن کی بزرگی اور پاکی کا ویساہی مجھے اقرار ہی جیسا کہ تھا *

گوہر مخزن اسرار ہمان است کہ بود
حقہ مہر بدان مہر و نشان است کہ بود
از صبا پرس کہ ما را ہمہ شب تا دم صبح
بوے زلف تو ہمان مونس جان است کہ بود

شیطان کے وجود کی نسبت جو آپ نے لکھا ہی وہ بھی صحیح نہیں میں تو اُس کے وجود خارج من الانسان ہونے سے منکر نہیں سید صاحب گو اس سے منکر ہیں مگر اُس کے وجود حقیقی داخل انسان ہونے سے اور اُس کی شیطنت اور اغوا کی تاثیرات سے منکر نہیں پھر ایسی تاویل کرنے والے کو کیا کوئی کافر کہہ سکتا ہی اگر آپ رسالہ تسویہ جو عربی میں ہی اور اُس کی شرح جو ملا عبدالحلیم نے لکھی ہی ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اور لوگ بھی وجود خارجی شیطان سے منکر ہوچکے ہیں جنکو نہ کسی نے کافر ٹھہرایا نہ مرتد *

شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اُسوقت زیبا ہی جبکہ آپ اس معجزے کو متفق علیہ قرار دیں حالانکہ جب بعض مفسرین اُس سے منکر ہیں اور بعض محققین نہ دلایل اُس کا انکار کرتے ہیں تو شاید آپ کو اس تیزی سے کفر کا کلمہ زبان پر لانا مناسب ہوگا تفہیمات الہیہ میں مولوی شاہ عبدالعزیز کے والد نے صاف انکار کیا ہی اور لکھدیا ہی کہ منذالیست من المعجزات حدیثیں جو حضرت ابن عباس سے اس باب میں ہیں اُس پر بھی جرح ہوچکی ہی کہ وہ اُسوقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے حضرت انس کی حدیثوں پر بھی یہی قدح ہوچکی ہی کہ وہ مدینہ میں چار برس کے تھے پس جبکہ علما میں بحث اسکے منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہی تو کفر کا اطلاق کرنا اُس کے انکار پر تحقیق سے بیخبری پر دلیل ہی اجماع کو نہ ماننے کو کفر جاننا نادانی ہی ذرا آپ امام احمد کا یہہ قول تو مسلم الثبوت میں ملاحظہ فرمائیئے کہ من ادعی الاجماع فہو کاذب کہ جس نے اجماع کا دعوی کیا وہ جھوٹا ہی اور کسی غیر منصوص مسئلہ میں اجماع اصطلاحی کا دعوی تو ثابت کردکھائیئے وانی لکم ہذا افسوس اُنکی سمجھ پر جو چند آدمیوں کی سمجھ کو ایسا قوی جانیں کہ اُس کے نہ ماننے کو کفر سمجھیں *

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی نسبت جو آپ نے ایک نامناسب لفظ لکھا ہی غالبا آپ کو افسوس ہوگا جبکہ آپ ترمذی شریف کو ملاحظہ کرینگے کیونکہ اُس کے دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت اسکا ہی چنانچہ بال قایما صاف موجود ہی اور پھر محدث موصوف نے اس کی اباحت اکثر محدثین اور عالموں سے منسوب کی ہی یقینا آپ کو بڑی شرم ہوگی جبکہ آپ کو ان باتوں کا علم ہوگا اور آپ خیال کرینگے کہ جو کلمہ آپ نے لکھا ہی اُس کا اثر کہاں تک پہونچتا ہی اسی لیئے ماقل کو چاہیئے کہ

مراسلات

بعد تحقیقات اور علم حاصل کرنے کے زبان سے کوئی بات نکالے تاہم افسوس و ندامت پھر آپ نے مجھے یہہ بھی نصیحت کی ہی کہ یا تو مسلمانوں کیسے عقیدے رکھو یا اسلام چھوڑ دینے کا اشتہار دو سو میں اگر اسلام کو ویسا ہی سمجھتا جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں تو میں ضرور اُس کے چھوڑنے کا اشتہار دیتا مگر جبکہ اصلی اسلام کی سچائی سے میرا دل بھرا ہوا ہی تو اُس کے اظہار کا اشتہار دیتا ہوں اور رسمی اسلام کا چھوڑانا چاہتا ہوں *

میںنے مانا کہ آپ مجھے فاسدالاعتقاد جانتے ہیں اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں مگر مجھے تو یقین ہی کہ میں سچا اور پکا مسلمان ہوں علی بصیرۃ من ربہ جس دن دلوں کے بھید کھلینگے جو کچھہ ہمارے تمہارے دل میں ہی سب کھل جائیگا اگر آپ کا اسلام آپ کو حوروں کے بوسہ و کنار کا مزہ دیگا جس کی تمنا میں بدن توڑتے اور پھڑکے رہتے ہو تو خیر ہمکو بھی اُمید ہی کہ ہمارا اتحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جس کے لیئے ہم گالیاں کھاتے ہیں طعنے سنتے ہیں اور کافر و ملحد بنے ہیں اور جس کے شوق میں نہ موتیوں کے مکان کی آرزو ہی نہ شیر دودہ کی نہروں کی تمنا نہ حوران ماہوش کے وصال کا خیال ہی نہ سہی تدان بری پیکر کے آغوش میں لینے کی خواہش ـــ

بسوز سینہ جنت را بسوزم
بآب دیدہ آتش را دہم تم

آپ نے جو یہہ لکھا ہی کہ نہ محتسب ہی جس کے درہ کا خوف ہو نہ قاضی جس کے فتوی سے دار کا ڈر ہو بلاشک سچ لکھا ہی لیکن کیا آپ کے جگر خراش طعنے محتسب کے درہ سے اور آپ کی دلسوز ملامتیں دار کے کھینچنے سے کم ہیں ـــ

آنچہ زخم زباں کند بامرد
زخم شمشیر جاں ستاں نکند

پس جب کہ ہمارا جوش و ولولہ اس خوف سے کم نہوا اور ہمارے دل کے شعلہ زن لوگ آپ کی ملامت نہ بوجھا سکے تو محتسب کا درہ کیا کرتا اور قاضی کے فتوی سے کیا ہوتا اگر دار پر بھی کھینچے جاتے تو یہی کہتے کہ

بجرم عشق تو ام میکشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

آپ نے مدرسۃالعلوم کی نسبت جو لکھا اُس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی بلاشبہہ لکھنؤ کے اخبارالاخبار نے ہماری قریب دس کی تاہب کردی آگرہ اخبار نے بھی ہمکو ملحد ٹہرا دیا اور مدرسۃالعلوم کا چندہ بند ہوگیا لیکن مجھے اندیشہ ہی کہ وہ لوگ یہہ سنکر مر نہ جاویں کہ قریب اُسی ہزار کے چندہ ہوچکا ہی اور ابتدائی مدرسوں کے تقرر کے لیئے جابجا سے درخواستیں چلی آتی ہیں اور اب چند روز میں شاخیں اُن مدارس ابتدائی کی جو رسی مدرسۃالعلوم کی ہیں جابجا قایم ہوا چاہتی ہیں ہاں ایک بات کا مجھے بھی افسوس ہی کہ مدرسہ ایمانیہ کی سی تعلیم ان الحادی مدرسوں میں نہوگی وہ جاہلانہ خیالات جو اُس تعلیم سے پیدا ہوتے ہیں ان مدرسوں کے تعلیم یافتہ آدمیوں کو نہ ہونگے میں نے ابھی تھوڑے دن ہوئے مدرسہ ایمانیہ کے اخبارالاخبار میں ایک بڑے مفتی و مجتہد علامی نہامی کا معتقدانہ قول دیکھا تہا کہ اُنہوں نے یوم ہمانی اُلو کی نسبت لکھا تھا کہ اخبار صحیحہ سے ثابت ہی کہ یوم اول بستی میں رہتا تہا جب سے امام علیہ السلام شہید ہوئے اُس نے ویرانہ میں رہنا اختیار کیا دنکو روزہ رکھتا ہی شام کو قوت مالایموت پر افطار کرتا ہی رات بھر امام کے غم میں مرثیہ پڑھتا ہی نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات *

پس ایسے عالی دماغوں کے دلوں پر ہمارے مدرسۃالعلوم کے مقرر ہونے کا داغ کیوں نہو اسلیئے کہ ایسے نازک خیال والے اُس تعلیم کے بعد کہاں دکھائی دینگے اور ایسے الو کی حقیقت بتانے والے کہاں باقی رہینگے آگرہ اخبار نے بھی اپنی محبت اسلامی کے ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ایسے لوگوں کے حق میں سوائے چالیس قومی ہمدردی کے اور کیا کہا جاوے افسوس اُن مسلمانوں پر کہ آنکھہ رکھتے ہوں اور نہ دیکھیں کان بھی ہوں مگر کچھہ نہ سنیں دل بھی پہلو میں ہو مگر کچھہ نہ سوچیں *

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندیئے خدا

راقم
مہدی علی

نمبر ۱۲۲

چندہ مدرسۃ العلوم مسلمانان

لغایت ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۷۳ ع

زر چندہ مندرجہ فہرست مشتہرہ

سابق ۶/۶ پائی

چندہ جدید

سب کمیٹی پٹیالہ ۱۵/

جناب عالی ہز ہینس مہاراجہ وجے نگرام بہادر کے سی ایس آئی دام اقبالہم ... سمے

نواب مختار الدولہ محمد فیض علیخاں بہادر سی ایس آئی رئیس پہاسو ضلع بلند شہر ... الـــہ

سید محمد محمود اسکوائر اف لنکنزان بیرسٹر ات لا ... الـــہ

جناب جے ایم کینٹی صاحب بہادر رئیس ایٹن برا اسکاٹلینڈ ... الـــہ

ٹھاکر گو پرشاد سنگہہ صاحب رئیس بیسواں ضلع علیگڈہ ... عامر

جناب مولوی محمد کریم بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کونچ ضلع جالون ... اماسر

کنور جگت سنگہہ صاحب خلف اکبر راجہ صاحب تاجپور ضلع بجنور ... سامر

رائے شنکر داس صاحب رئیس دہلی صدرامین مظفر نگر ... مامر

بابو سیتا رام و بابو کیشو رام ساہوان رئیس بنارس ... ما معہ

حکیم مولوی محمد ذوالفقار حسین ابوالعلی المعظم الصدیقی المدعو بولایت حسین الحسنی متوطن قصبہ سالار نتم سنگہہ من مضافات صوبہ مرشدآباد منشی نواب ناظم کشور نزہت پرور جنت البلاد شریف آباد بنگالہ ... مامر

نواب محمد احمد اللہ خاں صاحب رئیس مورتہہ پترول ہرشنگ آباد ... مامر

جناب سید فضل الرحمن صاحب رئیس عظیم آباد محلہ مغل پورہ ... مامر

جناب سید خلیل الرحمن صاحب خلف الرشید فضل الرحمن صاحب رئیس عظیم آباد محلہ مغلپورہ ... مامر

سید نواز علی صاحب ناظم مہندر گڑہ علاقہ سرکار پٹیالہ ... للعہ

مولوی احمد شفیع صاحب ہڈماسٹر اسکول وزیرآباد ... سعہ

محمد نسیم و محمد حکیم وغیرہ معافیداران موضع کاونہ پٹیالہ ... سعہ

حاجی عبداللہ مختار سابرہ بی بی مدنورہ ... سعہ

میر نواز علی صاحب معافیدار موضع نوارنگر ... صعہ

مولوی محمد یعقوب صاحب امین عدالت دیوانی بنارس ... للعہ

سید برکت علی صاحب کرنیل توپخانہ پٹیالہ جنہوں نے پچاس روپیہ چندہ دیا تھا اور سہوا فہرست سابق میں اُن کے نام دس روپیہ چہپے تھے ... للعہ

عبادالدین صاحب و نصرالدین صاحب از پٹیالہ ... سعہ

راجه فقيرالله خاں صاحب بهادر راجوري
واله وزيرآباد کے آنريري مجسٹريٹ ... عـه صـه
منشي مراد علي صاحب تحصيلدار وزيرآباد ... عـه صـه
شيخ غلام قادر صاحب سوداگر وزيرآباد ... عـه صـه
حاجي شاه محمد ولد دوست محمد
مدنپوره ... عـه صـه
حاجي ولي محمد ولد حسام الدين مدنپوره عـه صـه
حافظ تاج محمد و حافظ وارث محمد ولد
الله بخش مدنپوره ... عـه صـه
يار محمد ولد حاجي شير محمد مدنپوره ... عـه صـه
حاجي نور محمد ولد عبدالقادر مدنپوره ... عـه صـه
پردل ولد جان محمد عرف نواب صاحب
مدنپوره ... عـه صـه
حاجي حسنو ولد بهوبن تماکو فروش مدنپوره عـه صـه
مان الله و نتهو ولد والي مدنپوره ... عـه صـه
مولوي سيد علي مردان صاحب وکيل عدالت
نوسنگهه پور ... عـه صـه
منشي محمد رمضان صاحب وکيل عدالت
نرسنگهه پور ... عـه صـه
مولوي فخرالدين احمد صاحب هيڈ ماسٹر
ضلع اسکول نرسنگهه پور ... عـه صـه
شاهزاده سلطان جمال صاحب رئيس لاهور
از پٹياله ... عـه
مولوي نور احمد صاحب مدرس اول مدرسه
وزيرآباد ... عـه
شيخ سرفراز علي صاحب مختار مرزا رحمت
الله بيگ صاحب وکيل عدالت ديواني
بنارس ... عـه

احمد مسعودي ساکن کلکته ملازم ناربرتي
ريلوے اسٹيشن ٹونڈله ... عـه
شرف الدين صاحب و صدرالدين صاحب
معافي داران از پٹياله ... عـه صـه
عبدالسلام صاحب وکيل از پٹياله ... عـه صـه
عبدالحميد خاں صاحب تحصيلدار نارنول عـه صـه
فدا حسين صاحب نمبردار نعرسون از پٹياله عـه صـه
مرزا سيف الله خاں صاحب برادر راجه
فقيرالله خاں صاحب وزيرآباد ... عـه صـه
حاجي غلام محمد و حکيم علي محمد پسر
حاجي حسين مدنپوره ... عـه صـه
سعادت بيگ صاحب وکيل ... عـه صـه
منشي غلام حسين خاں صاحب صوبه دار
رجمنٹ ۲۸ پنجابي ... عـه عـه
منشي رائے کيا کشن صاحب رئيس قصبه
کراکت ضلع جونپور ... عـه عـه
حميدالدين خاں صاحب تهانه دار گوبند گڈه عـه عـه
مياں فضل الهي صاحب نبيره مياں لاله
صاحب وزيرآباد ... لـ عـه
سردار شير يار خاں صاحب وزيرآباد ... عـه
کريم الله ولد چهيدي مدنپوره ... عـه
حاجي شاه محمد عرف بهدن نواسه الله رکهو
مدنپوره ... عـه
صديق الله ولد غلام غوث مدنپوره ... عـه
نور محمد ولد حاجي صديق الله مدنپوره ... عـه
تاج محمد عرف تجو ولد چهيدي مدنپوره عـه
حاجي حافظ جان محمد ولد الله بخش
مدنپوره ... عـه
عبدل رمضان ولد حاجي ترابو ذمه حاجي
عبدالله مدنپوره ... عـه

حکیم عبدالکریم صاحب مقیم قسطنطنیہ ...	عـہ
غلام حسین خاں رسالہ دار از پٹیالہ ...	عـہ
عبدالغفار خاں صاحب ...	عـہ
لالہ بالا پرشاد صاحب ...	عـہ
جمیل الدین خاں صاحب تہانہ دار از پٹیالہ	عـہ
میر عبدالحي صاحب معافي دار ھمیر پور	ﷲ
یقین الدین و ولي الله صاحب از پٹیالہ ...	ﷲ
نجف بیگ صاحب و یونس بیگ صاحب	صہر
میر رجب علي صاحب محاسب منشي خانہ از پٹیالہ ...	صہر
افضل علي صاحب و رضا حسین صاحب ...	صہر
پیر احمد جان بسوہ دار اکبر پور از پٹیالہ ...	صہر
نمبر دار منتي ...	صہر
قاضي سید بہادر علي صاحب سابق قایم مقام کوتوال پٹیالہ ...	صہر
نمبر داران حسب پور از پٹیالہ ...	صہر
مولوي محمد عنایت الله صاحب رئیس مچھلي شہر ضلع جونپور مقیم بنارس ...	صہر
پرورش علي صاحب نمبر دار مکند پور ...	صہر
مرزا غلام حسین خاں صاحب وزیرآباد ...	صہر
نمبرداران ھر پورہ ...	صہر
میاں قاسم چودھري صاحب وزیرآباد ...	صہر
محمد بخش محرر تہانہ سہاني ...	صہر
میاں علوم الدین خیاط وزیرآباد ...	صہر
مولا بخش اہل مد ...	صہر
میاں محمد بخش بساطی وزیرآباد ...	صہر
نمبر دار محرم پور از پٹیالہ ...	صہر
ڈاکٹر نبي بخش صاحب وزیرآباد ...	صہر
لطف احمد خاں محرر فوجداري ...	صہر
ایک مسلمان جس نے اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہا ...	صہر
حافظ کریم ولد محمد نواز مدنپورہ ...	صہر
حاجي کرم الله ولد حاجي چندار مدنپورہ	صہر
منشي محمد اکبر صاحب محرر مولوي محمد سمیع الله خاں صاحب وکیل ہائي کورٹ الہ آباد ...	صہر
لالہ جانکي پرشاد صاحب محرر لالہ چني لعل صاحب وکیل عدالت دیواني بنارس ...	صہر
حسن خاں صاحب نمبردار موضع کتراور ...	صہر
مولوي محمد حفیظ الدین صاحب نقلنویس	صہر
بدرالدین خاں صاحب رسالہ دار ...	صہر
کم از پنچ روپیہ ...	۱۱

میزان کل ۔ ۱۵۱۱ عـہ ۵ر ۲ پائي

اشتہار

گذشتہ سوا دو برس کے پرچہ ھاے تہذیب الاخلاق بہ ترتیب ہمارے پاس موجود ہیں جس صاحب کو اُنکي خریداري منظور ہو مفصلہ ذیل قیمت پر مل سکتے ہیں *

تہذیب الاخلاق روز اجراے یعني یکم شوال سنہ ۱۲۸۷ ہجري سے لغایت آخر سنہ ۱۲۸۸ ہجري بابت سوا برس کے ...	صہر
تہذیب الاخلاق بابت سال تمام سنہ ۱۲۸۹ ہجري	للعہ

از مقام بنارس } راقم — سید احمد منیجر تہذیب الاخلاق

بمقام علیگڈہ — مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا